دنیا پر عیسائیت کی یورش

اور

اس کا دفاع

شائع کردہ
اسلامی مشن سنت نگر۔ لاہور

دنیا پر عیسائیت کی یورش

اور

اس کا دفاع

شائع کردہ

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

طباعت: سید سنز اردو بازار لاہور

پاکستان کی مسیحی آبادی میں حیرتناک اضافہ

۱۹۴۷ء میں تقسیمِ ملک کے متحدہ پاکستان میں ۸۰۰۰۰ اسی ہزار

۱۹۵۸ء " " ۲۸۸۲۶۳

۱۹۶۱ء ۷۳۰۷۸۷

۱۹۷۲ء میں عیسائیوں کے دعوے کے مطابق ۶۰۰۰۰۰۰ ساٹھ لاکھ

جبکہ ۱۹۷۲ء کی مردم شماری کے مطابق صرف موجودہ پاکستان میں ۹۰۷۸۶۱ ہے یہ اضافہ بھی خطرناک اور پریشان کن ہے۔ کیونکہ یہ بذریعہ ارتداد عمل ہوا ہے۔ حکومت سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ جو مسلمان مرتد ہو جائے اسے شرع اسلامی کے مطابق سزائے موت دی جائے۔ غیر ملکی مشنریوں کی آمد پر مناسب پابندیاں عاید کی جائیں۔ انکے مدارس میں مسلمان بچوں کا داخلہ بند کیا جائے اور انکے اوقاف کو حکومت اپنی تحویل میں لے۔

ہمارا یہ فرض ہے کہ پاکستان میں مسلمان نظریہ اسلام اور اسکی شریعت کے مطابق زندگی بسر کریں۔ ان کے ایمان و ایقان پر کسی بیرونی ذریعہ سے مداخلت نہ ہو۔ اور نہ ہی خفیہ طور پر اسلام کی نظریاتی بنیادوں کو مسمار کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہم اقلیتوں کے بھی خواہ ہیں کہ وہ پاکستان میں خوشحال زندگی اپنے اصولوں کے مطابق بسر کریں اور اسی طرح بے خوف و خطر رہیں۔ جیسا کہ اب وہ رہ رہے ہیں۔ مگر وہ مسلمانوں کے خون اور ایمان سے نہ کھیلیں ـــــ ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مرتد ہو گئے ہیں انہیں دوبارہ دامنِ اسلام میں سمیٹیں۔ ورنہ یہ مرتدین پاکستان کی سیاست کے لئے ایک ناسور ثابت ہوں گے ۔

دنیا پر عیسائیت کی یورش
اور
اس کا دفاع

ہم ذیل میں مختلف ممالک نے عیسائی مشنریوں کے ہتھکنڈوں سے بچنے کے لئے جو تدابیر اختیار کی ہیں۔ ان کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ پاکستان میں ان سے بچاؤ کے ذرائع اختیار کئے جائیں۔

بھارت

۱۹۵۶ء میں ہندوستان میں عیسائی پادریوں کی سرگرمیوں پر ذیل کی پابندیاں عائد کر دی گئیں۔

(۱) سرحدی صوبوں اور قدیم قبائلی علاقوں میں پادریوں کا داخلہ بند کر دیا گیا۔

(۲) پادریوں کے نئے مرکز کھولنے سے قبل حکومت کی اجازت لازمی قرار دے دی گئی۔

(۳) پیشتر اس کے کہ کوئی غیر ملکی پادری بھارت میں داخل ہو۔ یہ

ثابت کرنا ہوگا کہ آیا اس کی جگہ کوئی دیسی پادری لے سکتا ہے یا نہیں۔

۴۔ بھارتی قومیت کے نظریہ کے خلاف کوئی گستاخی اور لغالی برداشت نہیں کی جائے گی۔

جاپان

۱۶۰۵ء اور ۱۶۱۴ء میں شاہی فرمان جاری کئے گئے جن کے ذریعے عیسائیت کو مکمل طور پر ملک سے خارج کر دیا گیا۔ سوہزار مقامی عیسائی قلعہ شمسی بارا میں قلعہ بند ہو گئے۔ ان کے خلاف حکومت نے فوج بھیجی اور ان سب کو قتل کر دیا۔ اس طرح اہل جاپان نے عیسائیوں کی یلغار کو روکا۔ تقریباً دو سو سال بعد امریکہ نے طاقت کے بل بوتہ پہ جاپان سے مراعات حاصل کیں۔ پادری امریکہ کے زیر حفاظت پھر گھس گئے۔ انہوں نے کچھ لوگوں کو دام تزویر میں پھنسایا۔ مگر عوام کی عیسائیت کے خلاف منافرت اب بھی جاری اور ساری ہے۔

برما

آزادی کے بعد پادریوں کے مدارس ختم کر دیئے گئے اور حکومت نے پادریوں کی تعلیمی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی بند کر دی۔

۲ اسرائیل

اس ملک میں ایک ایسی انجمن موجود ہے جو ارتداد کو روکتی ہے۔ اور پادریوں کی سرگرمیوں میں باقاعدہ رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام پادریوں کو ملک سے باہر دھکیل دیا جائے۔ جو لوگ انجیل کی طرف لگاؤ رکھتے ہیں۔ ان کی نگرانی کی جاتی ہے۔ پادریوں کے ہسپتال اور سکول بند کئے جا رہے ہیں۔ اس حقیقت کا اظہار عام طور پر کیا گیا ہے۔ کہ اس چھوٹے سے ملک میں جو کہ عیسائیوں کی کرم فرمائی سے وجود میں آیا۔ عیسائی پادریوں کی تحاریک کو صفر کے برابر بلکہ کچھ بھی نہ ہونے کے برابر کر دیا گیا ہے۔ اور یہودی اپنے ملک میں پادریوں کی سرگرمیوں کو برداشت بھی نہیں کرتے۔

جنوبی امریکہ

اس براعظم کے تقریباً تمام ممالک کا مذہب رومن کیتھولک عیسائیت ہے۔ وہ اپنے مسلک پر اس قدر شدت سے پابند ہیں۔ کہ پراٹسٹنٹ عیسائیوں کو گرجوں سے باہر ان کے عقاید کی تبلیغ کو قانوناً روک دیا گیا ہے۔ ان کو جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی بھی اجازت نہیں۔

۶

میکسیکو

وسطی امریکہ کا سب سے بڑا ملک میکسیکو ہے۔ وہاں عیسائی پادریوں کی تمام تعلیمی سرگرمیاں قانوناً بند کر دی گئی ہیں۔ وہ کسی قسم کا تعلیمی ادارہ نہیں کھول سکتے۔

چین

ملاحظہ ہو ڈاکٹر گلوور امریکی پادری کیا لکھتا ہے۔

"۱۹۴۹ء میں پیپلز ڈیموکریٹک ری پبلک وجود میں آئی۔ اہلِ چین کا یہ حتمی یقین تھا۔ کہ عیسائی پادری بھیڑوں کے لباس میں بھیڑیے ہیں جو بد اصول۔ دغا باز اور خطرناک ہوتے ہیں۔ اور ان پر یہ الزام لگایا گیا۔ کہ وہ غیر ملکی طاقتوں کے ایجنٹ یعنی کارندہ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اور پادری مذہب اور رفاہ عام فیاضی کا چوغہ پہن کر در پردہ اپنے اصل مقاصد سازش اور جاسوسی کو بروئے کار لاتے ہیں۔ گرجوں کے کام اور فرائض کو سختی کے ساتھ دبا دیا گیا ہے۔ پادریوں کے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں حکومت نے اپنی تحویل میں لے لی ہیں۔ اور نین سو مشنری ہسپتال حکومت نے اپنے قبضے میں کر لئے ہیں۔"

تبت ۔ بھوٹان ۔ سکم ۔ افغانستان

ان ملکوں میں نہ کوئی گرجا ہے اور نہ وہاں عیسائی پادریوں کو تبلیغ کی اجازت ہے۔

تھائی لینڈ

اس ملک کے لوگ اس قدر محب وطن ہیں کہ وہ بودھ مذہب کے ترک کر دینے کو غداری کے برابر سمجھتے ہیں اگر کوئی تھائی عیسائی ہو جائے تو اسے برادری سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور سوشل بائیکاٹ کر کے اس کی زندگی اجیرن بنا دی جاتی ہے۔

مسلم ممالک

انڈونیشیا

دنیا میں سب سے بڑا مسلم ملک ہے۔ یہاں پہلے ہالینڈ کے لوگ یعنی ڈچ حکومت کرتے تھے۔ جب یہ ملک ان کے پنجہ سے آزاد ہوا۔ تو ہزارہا پادری وہاں جا دھمکے اور بے شمار لوگوں کو اپنے پُر فریب جال میں پھنسا کر عیسائی کر لیا۔ ملک میں ایک طوفان اٹھا۔ آخر مسلمانوں نے ان کا مقابلہ شروع کیا ۱۹۵۵ء تا ۱۹۶۵ء سخت مقابلہ ہوا۔ اسلامی مشن لاہور نے بھی اس

جہاد میں حصہ لیا اور کئی ہزار پمفلٹ انگریزی میں چھپوا کر روانہ کئے، بعد ازاں پادریوں کی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ تب کہیں ملک میں سکون پیدا ہوا۔

ملایا

عیسائی مبلغین کو ایک سو چالیس نئے دیہات میں جہاں کہ مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے۔ تبلیغ کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ بلکہ تمام ملیشیا میں پادریوں کو مسلمانوں میں تثلیث کا پرچار کرنا قانوناً بند کر دیا گیا ہے۔

مشرقِ وسطیٰ

یہ خطہ تمام کا تمام سوائے اسرائیل اور لبنان کے حصہ کے اسلامی ممالک کی وجہ سے نمایاں ہے۔ ان ملکوں میں کسی مسلم کو اپنے مذہب کو تبدیل کر لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو مرتد ہو جاتا ہے۔ اور ملک کا غدّار کہلاتا ہے۔ اور اکثر اسے موت کی سزا دے دی جاتی ہے۔

مصر

۱۹۵۶ء کے نہر سویز کے حادثہ کے بعد تمام مشنری کام بند کر دیا گیا۔ تمام مشنری مدارس اور کالج مع ان کی جائداد کے حکومت نے اپنی تحویل میں لے لئے۔ اس طرح اس خطرناک ناسور کو ختم کیا گیا۔

ایران

۱۹۴۰ء میں حکومت نے تمام مشن سکولوں کو اپنے تصرف میں لے لیا۔ امام خمینی کے دور میں تمام مشنری سرگرمیاں بند کر دی گئیں۔ مشن ہسپتال ختم کر دیئے گئے۔

عراق

۱۹۴۰ء میں حکومت عراق نے حکم نامہ جاری کیا۔ جس کی رو سے کسی عراقی کو غیر ملکی پرائمری سکول میں تعلیم حاصل کرنا بند کر دیا گیا۔ وہاں تبلیغی کام کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ مشن ہسپتال بند کر دیئے گئے۔ اور چودہ امریکی پادریوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔

اردن

اس ملک میں مسلمانوں کے درمیان عیسائیت کی تبلیغ قانوناً منع ہے۔

سعودی عرب اور یمن

اناجیل کے مناودں کا ان دونوں ملکوں میں داخلہ قانوناً بند ہے

سوڈان

شمالی سوڈان میں عیسائیت کی تبلیغ قانوناً بند ہے۔ کسی پادری کو اپنے دین کی تبلیغ کے لئے سوڈان میں داخلہ کی اجازت نہیں ہے۔ کھلے بندوں صرف گرجوں اور گھروں کے اندر اجازت ہے۔ آزادی کے حصول کے بعد جنوبی سوڈان میں بھی عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں بند کر دی گئیں اور تمام مدارس حکومت نے اپنے قبضے میں لے لئے ہیں

شمالی افریقہ کے مسلم ممالک میں بھی عیسائیت کی تبلیغ منع ہے اور کوئی مسلمان اپنا دین چھوڑ نہیں سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرے تو وہ مرتد ہو کر مستوجب سزا قرار پاتا ہے۔

ترکی

سنہ ۱۹۲۱ء میں یہ قانون رائج کیا گیا کہ کوئی ترک بچہ کسی غیر ملکی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتا۔

ترکی میں کچھ آرمینی۔ یونانی اور یہودی اقلیتیں ہیں انہیں صرف اپنے بچوں کے لئے مدرسے جاری کرنے کی اجازت ہے۔ حکومت انہیں کوئی مالی امداد نہیں دیتی۔ لازمی شرط یہ ہے کہ کوئی ترک بچہ وہاں تعلیم حاصل نہیں کر سکتا۔ نیز جغرافیہ، تاریخ، شہریت اور معاشرتی علوم کو لازماً ترکی زبان میں پڑھایا جائے۔

پادری ٹرمنگھم کی ناپاک آرزو

" اگر اسلامی معاشرت کا سلسلہ ٹوٹ جائے اور مسلمانوں کے حفاظتی اقدام ختم ہو جائیں۔ پھر عیسائی مشنوں اور کمیونسٹوں کے لئے اسلامی معاشرہ میں دخل انداز ہونا آسان ہوگا۔ اور مسلمانوں کے درمیان کام کرنے کے لئے میدان بالکل صاف ہو جائے گا۔" بالفاظ دیگر مسلمانوں کو گمراہ کرنا بالکل آسان ہو جائے گا۔

ملاحظہ کیجئے

پادری کی یہ ناپاک خواہش اس طرح پوری ہو رہی ہے

(۱) پادری جو کہ عام طور پر غیر ملکی عیسائی حکومتوں کے کارندہ ہوتے ہیں۔ اسلام پر دانستہ طور پر غلط بیانی کر کے اور حقائق کو مروڑ تروڑ کر حملے کرتے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ جو مسلمان ان کا لٹریچر پڑھتا ہے۔ وہ بے سواد ہونے کی وجہ سے شکوک و شبہات کا شکار ہو جاتا ہے۔ بعض زن و زر کے لالچ میں اپنا دین ہی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ان کو پادری بنا دیا جاتا ہے۔ اور یہ مرتد پادری ان غیر ملکی مشنریوں کے ایجنٹ بن جاتے ہیں۔ اور ہر وقت اپنے آقایانِ ولی نعمت کو خوش کرنے کے لئے اسلام کے خلاف دریدہ دہنی کرتے رہتے ہیں۔ ذرا پادری برکت اے خاں کے نام اور کام دیکھئے کہ وہ اسلامی نام رکھتے ہوئے اسلام کے خلاف دریدہ دہنی کرتے ذرا شرم محسوس نہیں کرتے۔

(۲) غیر ملکی مشنریوں کو ان کی حکومت کی پشت پناہی ہوتی ہے۔ اور ان کے ہم وطنوں کی طرف سے بے پناہ مالی امداد نقد و جنس کی شکل میں ملتی رہتی ہے۔ اس لئے وہ دل کھول کر عیسائیت کی تبلیغ پر پانی کی طرح روپیہ بہاتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد انہوں نے غیر ملکی سرمایہ سے جگہ جگہ جہاں کبھی عیسائیت کا نشان بھی نہیں ہوتا تھا۔ گرجے تعمیر کر دیئے ہیں۔ اور ان گرجوں کو اسلام کے خلاف خرافات بکنے کا مرکز بنا لیا ہے

(۳) اسلام کے خلاف کتب و رسائل بے دریغ روپیہ خرچ کر کے لاکھوں کی تعداد میں شائع کرتے ہیں۔

(۴) غیر ملکی نوجوان سفید فام لڑکوں اور لڑکیوں کو پاکستان تبلیغِ عیسائیت کے لئے لایا جاتا ہے۔ ان کے ذریعہ سے نوجوان نسل کو خراب کیا جا رہا ہے۔

(۵) امریکہ سے اردو میں بائبل چھپوا کر پاکستان میں امریکہ سے ہی مفت ترسیل کی جاتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ بیرونِ پاکستان امریکہ سے اسلام اور پاکستان کے خلاف دیدہ زیب رسائل شائع کئے جا رہے ہیں۔

(۶) چونکہ مسلمانوں نے پاکستان کے قیام پر خطرناک غفلت برتی۔ انہوں نے چوڑھوں اور چماروں کو دعوتِ اسلام نہ دی۔ عیسائیوں کو پاکستان میں آنے اور اپنے مذہب کا پرچار کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ انہوں نے موقع غنیمت جانا۔ اس لئے ان تمام کو عیسائی بنا لیا۔ اور سفید فام مشنری ان میں گھل مل گئے۔ ان پہ روپے۔ پیسے۔ کپڑے۔ خوراک اور وظائف کی بارش کر دی۔

نہ صرف یہ بلکہ انہیں پڑھایا اور جو ان میں سے اچھی تعلیم حاصل کر گئے۔ انہیں امریکہ اور یورپ لے گئے۔ وہاں سے ڈگریاں دے کر واپس پاکستان لائے۔ یہاں وہ پروفیسر اور پرچارک بن گئے۔

اگر آج یہ غیر ملکی زرِ وجنس کی امداد بند ہو جائے اور مقامی عیسائیوں کی سیاسی تائید ختم ہو جائے۔ تو بہت سے عیسائی فوراً اسلام کی طرف اپنا رخ پھیر سکتے ہیں۔

دنیا میں پاکستان واحد اسلامی ملک ہے جہاں

عیسائی مشنریوں پہ کوئی پابندی عائد نہیں اس لئے وہ کھلے بندوں اسلام۔ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کی دل کھول کر توہین کرتے ہیں۔

یہ امر اس لئے اور بھی زیادہ افسوسناک ہو جاتا ہے۔ کہ جس ملک کی اساس ہی نظریاتی ہو۔ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جس کی بنیاد توحید پر رکھی گئی ہو۔ وہاں تثلیث تین خداؤں کے پرچار کی اجازت ہو۔ غور کا مقام ہے۔ ہمارے رہنما خوابِ خرگوش میں مبتلا ہیں اور عیسائیوں کی تعداد یوماً فیوماً دن دونی اور رات چوگنی ہو رہی ہے۔ اور یہ زیادہ تر بذریعہ تبدیلِ مذہب ہوئی ہے۔

براعظم افریقہ پر عیسائی مشنریوں کا حملہ

پاکستان کے بعد براعظم افریقہ پر عیسائی پادریوں نے حملہ کیا ہے۔ ذیل کے اعداد و شمار براعظم افریقہ میں ان کے غلبہ اور ان کی سرگرمیوں کی گہرائی کا تصور پیش کرتے ہیں۔ ان سے اندازہ لگ جاتا ہے۔ کہ کس طرح یہ عیسائی مشنری زر و زن کے زور پر اور اپنی حکومتوں کے بل بوتہ پر غیر ملکوں میں گھس جاتے ہیں۔ اور وہاں کے لوگوں کو ورغلا کر عیسائی بناتے ہیں۔

(۱) افریقہ میں مشنریوں کی تعداد = اٹھارہ ہزار تین سو اڑتیس ۱۸۳۳۸

(۲) ان کے معاون اور ساتھی = پانچ لاکھ پچاس ہزار ۵۵۰۰۰۰

(۳) مشنریوں کی تنظیموں کی تعداد = سولہ ہزار چھ سو اکہتر ۱۶۶۷۱

(۴) تعلیمی ادارے = ایک ہزار پانچ سو ۱۵۰۰

(۵) پادریوں کی تربیت گاہیں = چار سو اناسی ۴۷۹

(۶) نرسری مدارس جہاں اسلام کے خلاف نفرت پھیلائی جاتی ہے = ایک ہزار ایک سو تیرہ ۱۱۱۳

۷۔ عیسائی مدرسہ = اکیاون لاکھ نوے ہزار چھ سو ۵۱۹۰۶۰۰

۸۔ مشنری ہسپتال = ۱۵۲۴

(۹) امریکہ کینیڈا۔ انگلینڈ۔ آئرلینڈ دیگر ممالک سے سالانہ عطیات برائے ارتداد = ایک کروڑ ڈالر

۱۵۔ پاپائے روم کا فنڈ جو مسلم ممالک میں تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے = پچاس کروڑ ڈالر

یہ اعداد و شمار مسلمانوں کو مبہوت کر دینے کے لئے کافی ہیں ۔ دنیا بھر میں کوئی اسلامی حکومت یا مسلم تبلیغی ادارہ ان کے مقابلہ میں عشر عشیر بھی پیش نہیں کر سکتا ۔ پوپ کا صرف ایک فنڈ جو مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے قائم ہے پچاس کروڑ ڈالر یعنی پانچ چھ ارب روپے پر مبنی ہے ۔ یہ خطیر رقم یا پاکستان میں خرچ ہو رہی ہے کیونکہ جیسا کہ قبل ازیں بیان ہوا ۔ پاکستان واحد اسلامی ملک ہے جہاں عیسائی مشنریوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر کوئی پابندی عائد نہیں اور اسی لئے ۱۹۵۸ء میں کنیڈا کے رسالہ پراسپکٹر Prospector نے فخر کے ساتھ یہ لکھا

"پاکستان میں ہمارے تبلیغی کام کو سب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔ ۱۹۵۷ء میں آٹھ ہزار مسلمانوں کو باقاعدہ بپتسمہ دے کر عیسائی کیا گیا"

یہ چوبیس سال پہلے کا واقعہ ہے ۔ اندازہ لگائیے ، کہ اب کیا حالت ہوگی ۔ یا پھر افریقہ میں مسلمانوں کو ان کے دین سے ورغلانے پر خرچ ہو رہی ہے ۔

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں
مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے

خدارا ہوش میں آیئے ۔ خود کو اپنے بھائیوں کو اپنے ملک کو عیسائی مشنریوں کی یورش سے بچایئے ، ایسا نہ ہو بعد میں یہ کہنا پڑے ع

اب پچھتاوا کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ۔